قربانی

حقائق و مسائل

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

خطیب مسجد عالمگیری، شانتی نگر، حیدرآبا

صاحبزادہ وجانشین سلطان العارفین

حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قربانی
حقائق ومسائل

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین سلطان العارفین

حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

محمد سراج الدین قریشی

ایس وی کنسٹرکشنس، نامپلی، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلات کتاب

نام کتاب	:	قربانی (حقائق ومسائل)
تالیف	:	حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی مدظلہ العالی خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر حیدرآباد۔۲۸
صفحات	:	۳۲
سن اشاعت	:	اپریل ۲۰۰۲ءم محرم الحرام ۱۴۲۲ھ
تعداد	:	ایک ہزار
بہ اہتمام	:	محمد سراج الدین قریشی ایس وی کنسٹرکشنس انجینئرس اینڈ کنٹراکٹرس 11-2-225/3، ناپلی، حیدرآباد۔۱، اے پی فون: 3214753
کتابت (کمپوزنگ)	:	رضی الدین سہیلؔ
طباعت	:	عائش آفسیٹ پرنٹرس 16-3-994/A/2/2، متصل مسجد رضیہ، روبروفائراسٹیشن گورنمنٹ پریس روڈ، ملک پیٹ، حیدرآباد۔۳۶ فون: 6522921 ©، موبائل: 9848020068
قیمت	:	دس روپیئے Rs. 10/-

ملنے کا پتہ

مسجد عالمگیری، شانتی نگر، حیدرآباد، آندھراپردیش، انڈیا

فہرست مضامین

سلسلہ	مضامین	صفحہ
(1)	پیش لفظ	۴
(2)	خطبہ	۵
(3)	قربانی کے معنٰی	۶
(4)	قربانی کی اہمیت پر روشنی ڈالنے والا عمل رسول ﷺ	۶
(5)	قربانی کی تعریف	۶
(6)	تاریخی سِرا	۷
(7)	چند احادیث رسول ﷺ	۱۰
(8)	مالک حقیقی نے اجازت دی	۱۲
(9)	منشاء قربانی	۱۳
(10)	فلسفہ قربانی	۱۳
(11)	حکمت قربانی	۱۴
(12)	مختلف ماشرتی شعبوں کو فائدہ	۱۴
(13)	اسلامی فلسفہ قربانی	۱۵
(14)	ایک شبہ اور اس کا جواب	۱۷
(15)	قربانی سے عزم و حوصلہ!	۱۹
(16)	قربانی کیوں؟	۱۹
(17)	وجوبِ قربانی	۲۰
(18)	احکامِ قربانی	۲۰
(19)	ایامِ تشریق	۲۴
(20)	طریقہ قربانی اور دعاء قربانی	۲۷

پیش لفظ

سورۂ کوثر میں حق تعالیٰ نے خیر کثیر عطا کئے جانے کا اظہار کرنے کے بعد حقوق اللہ کی ادائی کا حکم فرمایا اور وَانْحَرْ میں قربانی کا حکم دیا ہے، نحر کا لفظ اونٹ کی قربانی کیلئے استعمال ہوتا ہے اور کسی بھی جانور کی قربانی کیلئے استعمال ہوسکتا ہے۔ یہ مالی قربانی ہے، کفار و مشرکین غیر اللہ کے نام کی قربانیاں دیتے تھے اسلام کا مطالبہ یہ ہیکہ جس طرح اور عبادات عبادات ہیں اور صرف اللہ ہی کیلئے بجالائی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح قربانی بھی ایک عبادت ہے وہ صرف اللہ ہی کیلئے ہوسکتی ہے۔

شریعت مطہرہ میں اس حکم قربانی کی خصوصی نوعیت اس وقت ایک یادگار قائم دائم ہوگئی جب پیکر خلوص ووفا، توحید کے علمبردار، اللہ کیلئے دئے گئے، امتحانات میں کامیاب ہونے والے منتخب انسان اللہ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے بڑھاپے کے سہارے، اکلوتے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کیا، اور اشارۂ غیبی منامی پاکر، ساری شیطانی رکاوٹیں دور فرماکر بمنشاء الٰہی حکم کی تعمیل کی۔ اللہ نے اسمٰعیلؑ کو بچاکر ان کی جگہ جنت سے بھیجے گئے دنبے کو قربان کروایا، قربانی کو قبول فرمایا اور بدل کی شکل بنادی اور قیامت تک کیلئے اسوہ کو قائم فرمادیا۔ اس قربانی میں بہت سے اسرار و رموز ہیں اور بے شمار حقائق ہیں۔ ان میں سے چند اشارے اور قربانی کی اکثر پیش آنے والی جزئیات تحریر کردی گئی ہیں۔ خدا کرے افادہ واستفادہ عام ہو۔

کاتب الحروف

محمد کمال الرحمٰن

خطیب مسجد عالمگیری، شانتی نگر، حیدرآباد

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ الْجَلِيْلِ الْاَكْبَر. اَلَّذِیْ لَارَادَّ لِمَا قَدَرْ. وَلَا دَافِعَ لِمَا اَرَاد مِنْ نـفـعٍ اوضَـرَرْ. وَنَشهَـدُان لَاإِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَة مَنْ شهدهَا فَـازَ بِالْجَنَّـة كَمَـا وَرَدَ فِیْ اَلْخبرونَشهد ان سيدنا مـحـمـدًا عَبْده وَرَسوْله سَيدالخلا ئق والبشر . صَلَّیَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلَّم اِلَىٰ يَوْمِ الْمَحْشَر . اما بعد يَا مَعشَرَالْاِخوان. تُوبُوااِلَی اللّٰه وَاسْتَغْفِرُوه مِـن كُـلِّ عِصْيَان . وَبادِرُوا فِی اداءِ مَا وَجَبَ عَلَيْكُمْ فِی هَذا الْيَومِ مِنْ صلواةِ الْعِيدُ ثُمَّ نَضْحِيَة الْحَيْوانِ. وَهِیَ وَاجِبَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلمٍ مُكَلَّفٍ مـالِک نِـصَـابٍ مِـنَ الشّاة وَالْابل وَالْبَقرالَّذِی مَضٰی عَلَيْه الْحَوْلَان. وَلَا تَجْزِ الْعَجْفَاءُ وَلَا الْعَرْجَاءُ وَ غَيْرُهُماَ مِمَّافِيْهِ عَيْبٌ اَوْ نُقْصَان.

وَقَدْ قَالَ اَصْحابُ رَسوْل اللّٰه مَاهَذِهِ الْأضاحِيِ . قَال صلی اللّٰه علیہ وسلم سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْراهِيْمس. قَالوا وَمَالَنَاَ فِيْهاَ يَا رَسول اللّٰه قال صلی اللّٰه علیہ وسلم بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَـــةٌ قَـالـوا فـمـا الـصّـوفُ فيهـا يا رسولَ اللّٰه قال صلی اللّٰه علیہ وسلم بِكُلِّ شَعْرَةٍمِنَ الصُّوفِ حَسَنةٌ.

وَقَـال صلی اللّٰه علیہ وسلم مَنْ وَجَـدَ سَـعَةَ لِاَن يُضَـحِّيَ فَلَمْ يُضَحّ فَـلَا يَـحْضُرُ مُـصَلّا نا.قَالَ اللّٰهُ تعالٰی. لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لحُومُها وَلَادِمَآءُ ها وَلكن يَّنَالُهُ التَّقوىٰ مِنكُم كَذَالِک سخَّرَهَا لكُمْ لِتُكَبِّرو اللّٰه علٰی ماهَدٰكُم وَبَشِّرِ الْمُحْسِنين.

بَـارَکَ الله لَـنَـا وَلَــكُـمْ فِیْ الْــــقُرآنِ الْعَظِيم وَنَفَعْنَاوَاِيَّاكُمْ بِالآياتِ والذِّكْرِالْحَكِيْم. اِنَّــهُ تَعَالٰى جَـوَّادٌ قَـديمٌ مَلِکٌ بَـرٌّ رَؤف رَحِيْمٌ وَربٌّ حَلِيْم ○

قربانی کے معنی

لفظ قربان قرآن کے وزن پر ہے۔ قربان ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کو اللہ کے تقریب کا ذریعہ بنایا جائے۔ وہ کوئی عمل بدنی ہو یا مالی جیسے صدقہ، خیرات، نیک عمل یا قربانی، جانور کا ذبیحہ، وغیرہ جیسے کسی عمل سے اللہ کی رحمت سے قریب ہونے کا ارادہ کیا جائے۔ تفسیر مظہری میں قربان کے مفہوم کو یوں بیان کیا گیا ہے۔ **القربان فِی الاصل کل مایتقرب به العبد الی اللہ عز وجل من نسکه و صدقة وعمل صالح۔**

قربانی کی اہمیت پر روشنی ڈالنے والا عمل رسول ﷺ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج میں بہت سے ارشادات فرمائے اور بہت سے اعمال کی نصیحتیں فرمائیں وہ خصوصی اعمال جو آپ نے وہاں کئے ان میں سے ایک عمل قربانی ہے جس میں حضور ﷺ نے سو اونٹوں کی قربانی دی ان میں سے ترسٹھ (63) اونٹ حضور ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے ان کے علاوہ سینتیس (37) اور تھے جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح فرمایا۔

قربانی کی تعریف

عبادت کی نیت سے خصوصی دنوں یعنی ۱۰/ ۱۱/ ۱۲/ ذی الحجہ میں مخصوص جانور کے ذبح کرنے کا نام قربانی ہے۔

جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم پر ایک عظیم، نادر، عظیم الشان، بے مثال، قربانی پیش کی تھی ہر سال بقرعید کے موقع پر اسی یادگار ابراہیمی کے طور پر سمجھا جاتا اور قربانیاں دی جاتی ہیں۔

قربانی کا وجوب ولزوم اسی عظیم واقعہ کی یاد کی تازگی اور سنت کی تعمیل

ہے۔انسانی زندگی کا عظیم مقصد قرب خداوندی کا حصول ہے۔

قرب قربانی سے ہوتا ہے نصیب

تاریخ اسلامی کا یہ زرین اور سنہرا باب ہے کہ اعلیٰ ترین مقاصد کے حصول کیلئے جان و مال کی قربانیاں دی جاتی رہی ہیں بقرعید کے موقع پر کی جانے والی جانور کی قربانی انسان کی قربانی کا بدل ہے۔

تاریخی سرا

تاریخ اسلامی کے طور پر قربانیوں کے پیش کرنے کا اعتبار ابتدائے آفرینش سے ہے قرآن مجید میں اس خدا کے حضور پیش کی جانے والی قربانیوں کے سلسلہ میں وہ قربانی ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں نے پیش کی تھی اور پروردگار عالم نے ان میں سے ایک کی قربانی قبول فرمائی تھی۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَا ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَا اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ج اِنِّىْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِىْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ج وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ سَوْءَةَ اَخِىْ ج فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝

ترجمہ:۔اور سنا ان کو حال واقعی آدمؑ کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا

وہ بولا اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیز گاروں سے اگر تو ہاتھ چلائیگا مجھ پر مارنے کو میں نہ ہاتھ چلاؤں گا تجھ پر مارنے کو میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو پروردگار ہے سب جہاں کا میں چاہتا ہوں کہ تو حاصل کرے میرا گناہ اور اپنا گنہ پھر ہو جاوے تو دوزخ والوں میں اور یہی ہے سزا ظالموں کی پھر اس کو راضی کیا اس کے نفس نے خون پر اپنے بھائی کے پھر اس کو مارڈالا سو ہو گیا نقصان اٹھانے والوں میں پھر بھیجا اللہ نے ایک کوا جو کریدتا تھا زمین کو تا کہ اس کو دکھلا دے کس طرح چھپاتا ہے لاش اپنے بھائی کی بولا ہائے افسوس مجھ سے اتنا نہ ہوسکا کہ ہوں برابر اس کوئے کی کہ میں چھپاؤں لاش اپنے بھائی کی پھر لگا پچھتانے۔

حضرت آدمؑ کے اولاد میں سے دو بیٹوں کا نام قابیل اور ہابیل تھا۔ قابیل عمر میں ہابیل سے بڑا تھا مختلف مفسرین کی تفسیروں کو پیش نظر رکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت آدم وحوا علیہما السلام زمین پر اتارے گئے تو مشیت وحکمت الٰہی سے نسل انسانی کی بڑھوتری اور انسانی نسل کے وجود میں آنے کی ترتیب یوں قائم فرمائی تھی کہ حضرت حوا کو بیک وقت ایک لڑکا اور ایک لڑکی ایک ساتھ پیدا ہوتے تھے ان کے نکاح کا یہ دستور بنایا گیا تھا کہ ایک وقت میں جڑواں پیدا ہونے والے لڑکے اور لڑکی کا نکاح دوسری مرتبہ پیدا ہونے والے لڑکے لڑکی کے ساتھ کردیا جاتا تھا۔

اس شرعی قاعدے کے لحاظ سے قابیل، ہابیل کی شادی کا مسئلہ پیش آیا قابیل عمر میں بڑا تھا اور اس کی بہن جو اس کے ساتھ پیدا ہوئی تھی ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن سے زیادہ خوبصورت تھی۔ قابیل یہ چاہتا تھا کہ اپنی جڑواں بہن سے خود ہی نکاح کرے اور ہابیل کو یہ موقع نہ دے یہ کشمکش بڑھی اور مسئلہ پیچیدہ ہو گیا تو حضرت آدمؑ نے وحی الٰہی کی ہدایت پر اس معاملے میں ایسا فیصلہ کیا کہ یہ دونوں بیٹے اپنی اپنی نذر اللہ کی بارگاہ میں پیش کریں جس کی قربانی قبول ہوجائے وہی اپنا

ارادہ پورا کرنے کا مستحق ہوگا۔ اس زمانے میں قربانی پیش کرنے کا یہ دستور تھا کہ کسی بلندی پر اپنی نذر اور قربانی رکھ دی جاتی آسمان سے آگ نمودار ہوتی اور اس کو جلا دیتی تھی یہ علامت نذر کے قبول ہونے کی ہوتی تھی۔ اس دستور کے مطابق ہابیل چھوٹے بھائی نے اپنے جانوروں میں سے ایک فربہ جانور خدا کی نذر کیا اور بڑے بھائی قابیل نے اپنی کھیتی کے غلہ کی قسم کا کوئی اناج قربانی کے لئے پیش کیا جب دونوں نے اپنی اپنی نذر بلند پہاڑی پر رکھدی تو آسمان سے آگ نمودار ہوئی اور اس کے چھوٹے بھائی ہابیل کی نذر کو جلا دیا اور قابیل کی نذر ویسی ہی پڑی رہی اللہ کا فیصلہ ظاہر ہو گیا ہابیل حق پر ہے اور قابیل حق پر نہیں۔ لیکن قابیل نے اللہ کے اس فیصلہ کو قبول نہیں کیا اور اپنے چھوٹے بھائی کا دشمن بن گیا اور بالآخر غصہ میں اپنے حق پرست بھائی ہابیل کو قتل کرڈالا۔ ہابیل مظلوم کی نعش زمین پر پڑی رہی نسل انسان کا یہ پہلا ناحق خون تھا۔ قابیل کا جنون انتقام جب سرد پڑا یہ فکر سوار ہوئی کہ اپنے اس عمل بد کو کس طرح چھپایا جائے اور نعش کا کیا انتظام کیا جائے۔ اب تک دفن کرنے کی سنت جاری نہیں ہوئی تھی۔ قابیل اپنے بھائی کی نعش کو اپنی پشت پر لئے پھرتا رہا کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئی جب حیران اور پریشان تھا جب تھک گیا تو اللہ نے دستگیری فرمائی۔

ایک کوے کو دیکھا کہ وہ زمین کرید کرید کر گڑھا کر رہا تھا اس کے بعد ایک مردہ کوے کو اس میں چھپا دیا۔ قابیل کو احساس ہوا کہ مجھے بھی ایسا ہی کرنا چاہئے چنانچہ زمین کھود کر اس میں اپنے بھائی کی نعش کو چھپا دیا۔ اس عمل کے بعد اپنی کم عقلی پر افسوس کرنے لگا کہ ہائے افسوس میں اس کوے سے بھی گیا گزرا ہوں جو اپنے جرم کو چھپانے کی بھی اہلیت نہیں رکھتا افسوس میں اس حقیر جانور سے بھی کمتر ہوں اور مجھ میں اتنی بھی عقل نہیں اس کے بعد اس کی عقل جاتی رہی اور بدن سیاہ پڑ گیا اور اسی حالت میں وہ فوت ہو گیا۔

سورہ مائدہ کی آیتوں میں تفصیل کے ساتھ اس واقعہ کا تذکرہ ہے جس میں نصیحت وعبرت کے بے شمار پہلو ہیں۔

چند احادیث رسول ﷺ

دربارۂ قربانی اجمالی و تفصیلی ہر طرح کی روایتیں موجود ہیں سب کا احاطہ دشوار ہے ان میں سے چند کو بطور نمونہ نقل کیا جاتا ہے۔

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما عمل ابن آدمؑ من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اهراق الدم . وانه لیأتی یوم القیامه بقرونها واشعارها واظلافها و ان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالأرض فطیبوا بها نفسا .

بہ روایت عائشہؓ ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہے کہ قربانی کے دن قربانی کے علاوہ اللہ کے نزدیک کوئی عمل آدمؑ کی اولاد کا محبوب ترین نہیں بیشک قیامت کے دن اس کی یہ قربانی اپنے سینگوں اپنے بالوں اور کھروں کے ساتھ اللہ کے سامنے پیش ہوگی اور قربانی کے خون کے گرنے سے قبل ہی جو اخلاص کے ساتھ ادا کیجائے اللہ کے یہاں مقبول ہو جاتی ہے لہٰذا قربانی خوش دلی کے ساتھ کیا کرو۔

عن محمد بن سیرینؒ قال سألت بن عمرؓ عن الضحایا واجبةٌ هی ؟ قال ضحّٰی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والمسلمون من بعده وجرت به السنه .

محمد بن سیرینؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ کیا قربانی واجب ہے انہوں نے کہا حضور ﷺ نے قربانی کی اور آپ ﷺ کے بعد مسلمانوں نے اس پر عمل کیا یہ طریقہ جاری ہو گیا۔ اس جگہ سنت سے مراد ایسا طریقہ ہے کہ باحیثیت پر

قربانی واجب ہے متروک گنہگار رہے اور عدم وسعت کی صورت میں مستحب ہے۔

عن ابن عمیرؓ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینة عشر سنین یضحی .

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ مدینہ میں دس سال رہے اور برابر قربانی دیتے رہے۔

روایتوں میں آیا ہے سمنوا ضحایا کم فانها علی الصراط مطایاکم یعنی اپنی قربانیوں کے جانوروں کو فربہ کرو کیونکہ وہ پل صراط پر تمہارے لئے سواریاں ہوں گی۔

عن ابی ہریرةؓ ان رسول اللہ ﷺ قال ما کان له سعة ولم یضح فلا یقر بن مصلانا .

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص میں گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

عن عمران بن حصینؓ قال قال رسول اللہ ﷺ بفاطمةؓ قومی فاشهدی اضحیتاکِ فانه یغفرلک باول قطرةٍ من دمها کل ذنبٍ .

عمرانؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ کھڑی ہو قربانی کے پاس آموجود ہو کہ اول قطرہ قربانی کے ساتھ تیرے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

عن انس بن مالکؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یضحی یکبشین املحین اقرنین وسمی ویکبر ولقد رأیته یذبح واضعا قدمه علی صفاحهما.

حضرت انسؓ کا ارشاد ہے کہ حضور ﷺ نے دو دنبوں کی قربانی فرمائی جو ابلق چتکبرے سینگدار تھے۔ اور یہ قربانی آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ادا فرمائی تھی اللہ کا نام لیتے اللہ اکبر کہتے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ اپنا قدم ان کے پہلو یا کلے پر رکھے ہوئے اس حال میں آپ ﷺ اللہ اکبر پڑھتے تھے۔

عن ابن ارقمؓ قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ماھذہ الاضاحی. قال ﷺ سنة ابیکم ابراھیمؑ قالو فما لنا فیھا یا رسول اللہ ؟ قال ﷺ بکل شعرہ حسنة قالوا مالصوف یارسول اللہ ! قال ﷺ بکل شعرہ من الصوف حسنة .

ابن ارقم والی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ کے صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ یہ قربانیاں کیا چیز ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس میں ہم کو کچھ اجر ملے گا۔ فرمایا کہ ہر بال کے بدلے نیکی اور اجر پاؤ گے صحابہؓ نے پھر سوال کیا کہ یارسول اللہ کیا اون کے بالوں میں بھی اسی طرح ہوگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اون کے بالوں میں بھی ہر بال کے عوض نیکی اور اجر اور بدل ملے گا۔

مالک حقیقی نے اجازت دی اور ترتیب بتائی

اللہ نے انسان اشرف المخلوقات کو اجازت دی کہ گائے، بھینس، بکری وغیرہ کا گوشت بھی کھائے اور اس میں ہر طرح اپنی ضرورت کے لحاظ سے تصرف کرے۔ جس طرح دیگر اشیاء پر اس کو تصرف کا حق دیا ہے۔ اس لئے شریعت نے جن جانورروں کے گوشت کو استعمال کرنے کا حکم دیا ہے وہ نہ فطرت کے خلاف ہے نہ اس میں کوئی ظلم کا پہلو ہے۔ ہزاروں سانپوں، بچھوؤں، حشرات الارض، کیڑوں کے

مارنے کیلئے ادویات کا استعمال اور موذی جانوروں کو ختم کرنا ظلم نہیں تو حلال جانوروں کا استعمال ظلم کیوں؟

منشاء قربانی

لن ینال اللہ لحو مھا ولا دماء ھا ولکن ینالہ التقوی منکم .

اللہ کے پاس ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔

کذالک سخر ھا لکم لتکبرو اللہ علی ماھداکم وبشر المحسنین ۔اسی طرح جانوروں کو اللہ نے تمہارے لئے مسخر کیا تاکہ اس کی نوازشات وہدایات کا شکریہ ادا کرو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اے میرے حبیب ﷺ !احسان کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

فلسفہ قربانی

قربانیاں دینے پر ملنے والے نتائج پر غور فرمائیے۔ایک کسان ہل چلاتا ہے زمین میں ناگر مارتا ہے خس وخاشاک نکالتا ہے پانی سے سینچتا ہے زمین کو ہموار کرتا ہے بیج بوتا ہے نگرانی کرتا ہے حرارت پانی مٹی ہوا کے قدرتی انتظامات کے ساتھ محنت کرتا اور نتیجہ کا انتظار کرتا ہے کچھ دنوں کے بعد وہ دانے گل گلزار ہوتے ہیں اور ہزاروں دانے نکلتے ہیں مسلمانوں کی دیجانے والی قربانیوں کی مثال اس دانے کی ہے جسکی قربانیوں کی بنیاد پر ہزاروں دانے وجود میں آتے ہیں۔اسلیئے شاعر کہتا ہے۔

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے   کہ دانہ خاک میں مل کر گل وگلزار ہوتا ہے

(2)   دانوں کی دوسری قسم وہ ہے جو نہ مٹنے کیلئے تیار ہوئے اور نہ دفن ہونے کیلئے دیکھئے ان کو کن کن حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔پہلے کٹتے ہیں پھر پچھڑا اور پچھاڑا جاتا ہے پھر گرنیوں میں پتھروں کے بیچ چکیوں میں پسوایا جاتا ہے پھر گوندھا

جاتا ہے مکے مارا جاتا ہے پھر آگ پر سینکا جاتا ہے پھر الٹایا پلٹایا جاتا ہے پھر اس کو کھا کر ختم کر دیا جاتا ہے پھر وہ فضلہ بن کر مٹی میں مل جاتا ہے۔

پہلے قسم کے دانوں نے تسلیم کیا کہ ہم کچھ نہیں پھر زمین میں مٹنے کیلئے تیار ہو گئے تو اللہ نے گل وگلزار باغ و بہار بنا دیا۔ دوسری قسم کے دانے تسلیم نہ کرنے سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑا کچھ یہی مثال ہماری ہے اگر ہم نے خدا کی بڑائی کو تسلیم نہیں کیا اور اس کی اطاعت نہیں کی تو رگڑے جائیں گے اگر خدا کی بڑائی تسلیم کر لیں گے تو اللہ ہمیشہ کیلئے خیر و عافیت اور سلامتی کی صورتیں پیدا کریں گے۔

حکمت قربانی

اس ضمن میں مولانا اسلام الحق مظاہری نے ایک مقام پر لکھا کہ ''باطل طاقتیں جب امت مسلمہ کے ان آیات اور ان عزائم کو دیکھیں گے اور جانوروں کی قربانی کا اس صورت سے مشاہدہ کریں گے تو ان باطل پرستوں کے حوصلے پست ہونگے۔ ہمتیں ٹوٹ جائیں گی۔ خیالات میں انقلاب پیدا ہوگا قدم لغزش کھا جائیں گے کیونکہ امت مسلمہ کا ہر فرد ہر طرح کی قربانی پر آمادہ نظر آ رہا ہے۔''

مختلف معاشرتی شعبوں کو فائدہ

قربانی کا جانور آپ خرید یتے ہیں تو اس میں پالنے والے کا فائدہ ہے۔ اللہ نے جانوروں کے ذریعہ اس کے گزر بسر کا انتظام کیا ہے۔ یہی اس کی آمدنی اور روزی کا ذریعہ ہے۔ آپ قربانی دیتے ہیں تو کاٹنے چیرنے والے کو روزی ملتی ہے۔ گوشت آپ خود بھی کھاتے ہیں اور محتاجوں، غریبوں، دوستوں اور رشتہ داروں کو دیتے ہیں وہ بھی کھاتے ہیں۔ کھال فروخت ہوتی ہے۔ کھالوں کو پاک وصاف کرنے کے کارخانے چلتے ہیں یہاں ہزاروں مزدور کام کرتے ہیں۔ کھالوں کی

تجارت ہوتی ہے اس کے کئی بیوپاری اور کمپنیاں ہیں۔ ان سے جڑے ہوئے ہزاروں لوگ ہیں۔ چمڑا تیار ہوتا ہے تو اسے رنگنے، مختلف چیزیں بنانے والے ہیں۔ بیگ، جوتے، وغیرہ اس سے تیار کرنے، فروخت کرنے والے لاکھوں ہیں۔ یعنی قربانی اور جانوروں کے ذبیحہ کے ساتھ کروڑوں لوگوں کی زندگی چل رہی ہے۔

قربانی کا لہو اور گوشت اللہ کو نہیں جاتا بلکہ آپ ہی کی طرف آتا ہے اور آپ ہی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ قربانی کے جانور کا کوئی حصہ ضائع نہیں جاتا۔ اس جانور کے بال سے اون بنائی جاتی ہے۔ خون کو جمع کر کے فیڈ میں ملایا جاتا ہے۔ ہڈیاں تک کام میں لائی جاتی ہیں۔ قربانی کی عید کے دن آپ جو کچھ بھی کرتے ہیں اس پر غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ اطاعت ربانی کے نام پر آپ کا ہر عمل آپ کے اور دوسروں کیلئے فائدہ کا ہے۔ آپ قربانی دیتے ہیں تو اس میں اپنے وقت کی، اپنے مال کی، اپنی کوشش وکاوش اور اپنی جان کی قربانی پوشیدہ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ سب آپ اللہ کیلئے کرتے ہیں۔ اسی کا نام تسلیم یعنی سر جھکانا ہے۔۔ عید کے دن بیشک تسلیم ورضا اور اطاعت ربانی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

اسلامی فلسفہ قربانی

بعض لوگ خود کو بہت ہی دانشور سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قربانی میں کیا رکھا ہے۔ معصوم اور بے زبان جانوروں کا خون بہا دینے سے آخر کیا فائدہ ہے۔ یہ تو بے رحمی ہے۔ کمزور جانوروں پر ظلم ہے۔ کیا انسان کے لئے بہتر نہیں کہ جانوروں کو خرید کر ان کو مار ڈالنے کے بجائے وہی رقم غریبوں اور محتاجوں کو دیدی جائے۔ اس طرح کے جتنے اعتراضات ہوتے ہیں اور جتنی بات کہی جاتی ہے وہ لاعلمی، کم علمی اور مذہبی تعصب کی وجہ سے کہی جاتی ہیں۔ ایسے لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ کیا آپ نے قدرت کے نظام کا مطالعہ کیا ہے۔ کیا زندگی کے راز کو جاننے کی کوشش کی ہے۔

کیا زمین کو آپ نے بے جان سمجھ رکھا ہے جو اس کو کدالوں، پلوں، ٹراکٹروں اور مشینوں سے کھود رہے ہیں۔ اس پر عمارتیں کھڑی کر رہے ہیں۔ درخت لگا رہے ہیں۔ فصلیں بو رہے ہیں۔ کیا زمین ازل سے برابر قربانی نہیں دیتی آ رہی ہے۔

معدنیات، کوئلے اور دوسری چیزوں کی تلاش میں کونسا دن ہے جس دن آپ کے ہاتھوں زمین کا خون نہیں ہو رہا ہے۔ کیا وہ خاموشی سے قربانی نہیں دے رہی ہے۔ نباتات جو زمین پر اُگ رہے ہیں کیا وہ اللہ کی امانت نہیں ہیں مگر جانور اسے کیوں کھا رہے ہیں کیا ہریالی اور چھوٹی موٹی جھاڑیاں خود کو جانوروں کے منہ کا نوالہ بنا کر قربانی نہیں دے رہی ہیں۔ کیا جانور اپنے دودھ سے انسانوں کو زندہ رکھے ہوئے نہیں ہیں۔ شیر کیا کھا رہا ہے؟ کیا گھاس کھا رہا ہے۔ اگر نہیں گوشت کھا رہا ہے تو کس کا گوشت کیا شیر زندہ رہنے کے لئے جانوروں کا شکار کر کے انہیں ہلاک نہیں کر رہا ہے۔ اگر کر رہا ہے تو کیوں؟

آپ چڑیا گھروں میں شیروں کو کیوں پال رہے ہیں۔ ان کو گوشت کیوں کھلا رہے ہیں۔ بہت سے جانور صرف گوشت ہی کیوں کھاتے ہیں۔ گھاس اور ترکاری کیوں نہیں کھاتے، بلی چوہے کو کیوں کھا رہی ہے، سانپ چوہے اور مینڈکوں کو کیوں کھا رہا ہے۔ اژدہے بڑے بڑے جانوروں کو کیوں کھا رہے ہیں۔ ہر جاندار کو اللہ نے ایک خاص فطرت پر پیدا کیا ہے۔ یہ فطرت بدل نہیں سکتی آپ رحم اور ظلم کی بات کریں گے تو مر جائیں گے۔ کیونکہ اس طرح آپ قانون فطرت کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔

مجرم پر رحم کریں گے تو پورا سماج یرغمال بن جائے گا۔ یعنی مجرم پر آپ کا رحم پورے سماج پر ظلم بن جائے گا۔ قاتل کو پھانسی پر چڑھانا اور اس کا سر گردن سے اڑانا

ہی چاہئے۔ آپ قاتل پر رحم کریں گے تو دوسروں کا زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا۔ آپ نے خود قانون تیار کیا ہے کہ قاتل کو جان سے ماردینا چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ اس کی بیوی بچوں نے کیا کیا' ان کا کیا قصور ہے ان پر آپ نے رحم کیوں نہیں کیا۔ کیا مجرم کی جان لینا اس کی بیوی بچوں پر ظلم نہیں ہے اگر ہے تو پھر آپ نے اس ظلم کا نام انصاف کیوں رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اس کی جان قربان کر کے سماج کو زندگی دے رہے ہیں۔ اللہ پاک ستر ماؤں سے زیادہ محبت رکھنے والا ہے۔ اس کی رحمت اور محبت کا کوئی حدوحساب نہیں۔

کبھی غور کیا کہ پانی کے ایک گلاس میں کتنے ذی روح موجود ہیں جو آپکی پیاس بجھا رہے ہیں اور ہم جو سانس لے رہے ہیں اس ہوا میں کتنے ذی روح سانس کے ساتھ اندر چلے جارہے ہیں۔ کائنات کا پورا انحصار قربانی پر ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے قربانی ان ہی جانوروں کی دی جاتی ہے جن کو شریعت نے حلال کیا ہے اور وہ قربانی شرعی اصولوں کے مطابق ہو تو وہی قربانی ہوتی ہے اور وہی قبول اور مقبول بھی۔

☆ ایک خصوصی بات جو حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ نے لکھی ہے اس مناسبت سے تحریر کی جارہی ہے۔

ایک شبہ اور اس کا جواب

قربانی پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ تین تاریخوں میں بیک وقت لاکھوں جانور ہلاک ہو جاتے ہیں تو اس کا مضر اثر قومی اقتصادیات پر پڑنا بھی ناگزیر ہے کہ جانور کم ہو جائیں گے اور سال بھر لوگوں کو گوشت ملنے میں مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ لیکن یہ خیالات صرف اس وقت انسان کے ذہن پر مسلط ہوتے ہیں جب کہ وہ خالق کائنات کی قدرت کاملہ اور اس کے نظام محکم کے مشاہدہ سے بالکل غافل ہو جائے۔

نظامِ قدرت پورے عالم میں ہمیشہ سے یہ ہے کہ جب دنیا میں کسی چیز کی ضرورت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس چیز کی پیداوار کو بڑھا دیتے ہیں اور جب ضرورت کم ہو جاتی ہے تو پیداوار بھی گھٹ جاتی ہے جیسے کوئی شخص کنویں کے پانی پر رحم کرے اس لئے نکالنا چھوڑ دے کہ کہیں اس کا پانی ختم نہ ہو جائے تو اس کے سوتے بند ہو جائیں گے اور کنواں پانی نہ دے گا اور جتنا زیادہ نکالتا چلا جائے گا اتنا ہی کنویں سے پانی زیادہ ملے گا۔ اعداد و شمار کا حساب لگا کر دیکھیں تو پچھلے زمانے میں جتنی قربانی کی جاتی تھی اتنی آج نہیں ہے جس طرح آج تمام احکام دین نماز، روزہ میں سستی آ گئی، قربانی کے مسئلہ میں اس سے زیادہ سستی برتی جاتی ہے۔ اسلام کے قرون اُولیٰ میں قربانی کا عالم یہ تھا کہ ایک ایک آدمی سو سو اونٹ کی قربانی کرتا تھا۔ خود رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سو اونٹ کی قربانی کی اور تریسٹھ اونٹ کی قربانی کا فریضہ خود اپنے دست مبارک سے انجام دیا۔ قربانی کی اس فراوانی اور زیادہ قربانی کے زمانے میں کسی جگہ یہ شکایت نہیں سنی گئی کہ جانور نہیں ملتے یا گراں ملتے ہیں۔

اس زمانے میں جب کہ نماز روزہ اور دوسری عبادات کی طرح قربانی میں سخت غفلت برتی جا رہی ہے۔ لاکھوں انسان جن کے ذمہ شرعاً قربانی لازم ہے قربانی نہیں کرتے تو اس وقت جانوروں کی کمی کو قربانی کا نتیجہ کہنا واقعات کے سراسر خلاف ہوگا۔ اس زمانے میں بھی بہت سے ملک ہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی برائے نام ہے نہ وہاں قربانی ہوتی ہے اور نہ قربانی کی وجہ سے کوئی جانور کم ہوتا ہے۔ مگر جانور اور گوشت کی گرانی وہاں ہمارے ملکوں سے زیادہ نظر آتی ہے اور کسی کا ایسا ہی دل چاہے تو ایک سال کسی شہر یا کسی ملک میں قربانی بند کر کے دیکھ لے کہ قوم کی اقتصادیات میں اس کا کیا خوش گوار اثر ہوتا ہے؟ اور جانور اور گوشت کی یا دودھ کی کتنی ارزانی ہو جاتی ہے؟ کوئی مسلم ملک تو انشاء اللہ یہ تجربہ کرنے کیلئے تیار نہ ہوگا۔

کیا یہ مثال سارے جہاں کے سامنے نہیں کہ اب سے سو سال پہلے سارے سفر گھوڑوں پر طئے جاتے تھے اور اور ساری دنیا کی جنگیں گھوڑوں کے ذریعہ سر کی جاتی تھیں فوج کے لئے لا تعداد گھوڑے پالے جاتے تھے۔ عصر حاضر میں جب گھوڑوں کی جگہ موٹروں اور ہوائی جہازوں نے لے لی تو کیا دنیا میں گھوڑے زیادہ اور سستے ہو گئے یا ان کی تعداد گھٹ گئی اور قیمت بڑھ گئی؟

یہ قدرت کا کارخانہ، اس کا نظام انسانی فہم وادراک اور انسانی تجویزوں سے بہت بلند ہے۔ کاش! قربانی کی حقیقت سے نا آشنا مسلمان سوچیں اور غور کریں اور قربانی کو ایک رسم یا عید کی تفریح کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس کی حقیقت کو سامنے رکھ کر سنت ابراہیمی علیہ السلام کے اتباع کے طور پر ادا کریں تو ایمان وعمل میں قوت اور اخلاص کی برکت کے مشاہدے ہونے لگیں۔

قربانی سے عزم وحوصلہ بڑھتا ہے

ہر عبادت میں ثواب کے علاوہ کچھ مخصوص آثار بھی ودیعت رکھے گئے ہیں جیسے نماز میں تواضع وانکسار، زکواۃ میں حُب مال سے قلب کی صفائی، روزہ اور حج میں اللہ جل شانہ کی محبت میں ترقی حاصل ہوتی ہے، اسی طرح ایمان واخلاص میں قوت اعمال شاقہ کے لئے عزم وہمت قربانی سے پیدا ہوتی ہے۔

قربانی کیوں

اللہ نے انسانوں پر بے شمار احسان کئے ہیں وہ احسانات ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے ہیں۔ ان احسانات کا شکریہ ادا کرنا، انسانی فطرت کا تقاضہ ہے اور قربانی بھی ان ہی احسانات کے شکریہ کی ایک قسم ہے جو اللہ نے مسلمانوں پر ضروری قرار دی ہے۔

وجوب قربانی اور احکام قربانی

☆ قربانی ہر اس شخص پر جو مسلمان، عاقل، بالغ مقیم پر واجب ہے کہ جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اتنی قیمت کا مال اصلی ضروریات سے زائد ہو یہ مال خواہ سونا، چاندی یا ان کے زیورات ہوں یا مال تجارت ہو یا ضرورت سے زیادہ گھریلو سامان یا مسکونہ مکان سے زیادہ کوئی مکان وغیرہ ہو۔

☆ جن پر صدقہ فطر واجب ہے ان پر اپنی طرف سے قربانی واجب ہے

☆ اپنے علاوہ چھوٹے اور بڑے بچوں کی طرف سے واجب نہیں لیکن اگر ان کی طرف سے قربانی دیدے تو بہت ثواب ملے گا۔

☆ قربانی کا وقت تین دن ہے ذی الحجہ کی دس، گیارہ، بارہ کی شام تک۔

☆ ۱۰/۱۱/۱۲/ ذی الحجہ، رات میں اور دن میں جب چاہے قربانی دے ہو جاتی ہے مگر بہتر وقت اور افضل دن میں قربانی کرنا ہے۔

☆ صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے نکالا جاتا ہے مگر قربانی نماز کے بعد کرنا ضروری ہے

☆ اگر کوئی دور دراز کے اندرونی دیہات کے لوگ ہیں اور ان کو نماز پڑھنے کیلئے کہیں دور جانا پڑتا ہے تو ان کو عید کے دن صبح صادق کے بعد ہی قربانی کرنے کی اجازت ہے لیکن قصبہ اور شہر کے لوگوں کیلئے یہ اجازت نہیں۔

☆ بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسہ، اونٹ، اونٹنی، ان جانوروں کے نر و مادہ دونوں کی قربانی دی جاسکتی ہے ان کے علاوہ کسی جانور کی قربانی جائز نہیں۔

☆ بکرا، بکری، دنبہ، بھیڑ صرف ایک آدمی کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے۔

☆ گائے، بیل، بھینس، بھینسہ، اونٹ، اونٹنی، ان جانوروں میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

☆ ساتوں حصہ دار تول کر بانٹ لینا چاہئے صرف اندازے سے نہیں۔

☆ البتہ ایک ہی گھر کے لوگ اس میں شریک ہوں تو پھر اس کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ البتہ اگر کوئی حصہ دار گوشت کا کوئی مخصوص حصہ لینا چاہے تو اس کے اعتبار سے اس کا حصہ کم کیا جا سکتا ہے۔

☆ اگر سات حصہ والے جانوروں میں چار یا پانچ آدمی شریک ہوں تو یہ بھی جائز ہے ان کو بھی برابر حصہ تقسیم کرنا چاہئے۔

☆ اونٹ، اونٹنی کی عمر کم از کم پانچ سال ہونی چاہئے۔

☆ البتہ دنبہ اور بھیڑوں کے بارے میں یہ ہے کہ وہ ایک برس سے کم کے ہوں مگر دیکھنے میں ایک سال کے معلوم ہوتے ہوں تو ان کی قربانی کر سکتے ہیں۔

☆ بکرا بکری کسی حال میں ایک سال سے کم نہ ہوں۔

☆ گائے، بیل، بھینس، بھینسہ، کم از کم دو سال کے ہونے چاہئیں۔

☆ اگر قربانی کے جانور کے پیٹ میں بچہ نکل آئے تو قربانی درست ہے۔

☆ اگر اس کی صورت بن گئی ہے تو اس کو بھی ذبح کر دینا چاہئے۔

☆ اگر قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اس میں کوئی عیب پیدا ہو گیا اگر امیر آدمی ہے تو دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنی چاہئے۔ اور اگر غریب آدمی ہے تو پھر اس جانور کی قربانی کر دے۔

☆ اندھے، کانے، لنگڑے، اور دم کٹے جانور کی قربانی نہیں کرنی چاہئے۔

☆ لنگڑے کا مطلب یہ ہے کہ تین پاؤں سے چلتا ہے ایک پاؤں زمین پر رکھا نہیں جاتا۔ اگر رکھتا ہے لیکن چلتا نہیں تو اس کی قربانی درست نہیں۔

☆ جس جانور کے کان یا دانت بالکل نہ ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

☆ جس جانور کے دو چار دانت نہ ہوں یا ایک کان ایک تہائی سے کم کٹا ہوا ہوتو اس کی قربانی درست ہے۔

☆ جس جانور کا سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گیا ہوتو اس کی قربانی درست نہیں۔

☆ البتہ تھوڑا سا ٹوٹا ہو یا پیدائشی طور پر سینگ موجود نہ ہوتو اس کی قربانی درست ہے۔

☆ بالکل مریل، دبلا صرف ہڈی چمڑا رہ گیا ہوتو اس کی قربانی نہ کرے۔

☆ سفر میں تھا ۱۲/ تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے گھر واپس آیا تو اب قربانی کرنی واجب ہے۔

☆ ایسا غریب آدمی جس پر قربانی واجب نہیں تھی قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اب وہ قربانی واجب ہے۔

☆ ایسا غریب آدمی قربانی کا جانور لایا وہ گم ہو گیا تو دوسرا خریدا، اس کے بعد پہلا جانور مل گیا تو غریب پر دونوں جانوروں کی قربانی واجب ہے اور امیر پر صرف ایک کی قربانی واجب ہے۔

☆ کسی شخص پر قربانی واجب تھی اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا مگر قربانی کے دنوں میں قربانی نہ دے سکا وہ زندہ جانور خیرات کردے۔

☆ اور اگر جانور بھی نہ خرید سکا اور قربانی کے دن گزر گئے تو جانور کی قیمت خیرات کردے۔

☆ خصی کئے ہوئے جانور کی قربانی جائز ہے۔

☆ جس جانور کو مالک نے حصہ پر دیا ہوا گر کسی نے اس حصہ دار سے خرید کر قربانی کردی تو درست نہیں بلکہ اصل مالک سے خرید کر قربانی کی جائے۔

☆ اگر کسی نے اپنی خوشی سے اپنے والدین کی طرف سے یا مرشد کی طرف سے یا استاذ کی طرف سے یا قریب و دور کے رشتہ داروں کی طرف سے یا کسی اور افراد مرحومین کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو دے سکتا ہے تو اس کے گوشت کا کھانا اور کھلانا دونوں جائز ہیں۔

☆ قربانی کی کھال خود استعمال کرسکتا ہے۔ یا کسی اور کو دے سکتا ہے خود استعمال کرنے کا مطلب جانماز بنوا سکتا ہے' ڈول بنا سکتا ہے۔ جوتے وغیرہ اور اس طرح کی چیزوں کو بنوا کر استعمال کرسکتا ہے۔

☆ اور اگر کھال کسی اور کو دیدی تو اس شخص کو اختیار ہے کہ اپنے استعمال میں لائے یا کسی اور چیز میں خرچ کرے۔

☆ اور اگر چمڑے کو بیچ دیا ہے تو پھر اس کی قیمت صدقہ کردینا واجب ہے۔

☆ بہتر یہ ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے کرے۔ دوسروں سے ذبح کرائے تب بھی درست ہے۔

☆ اگر کسی دوسرے کی طرف سے کرے یا اس میں کئی آدمی شریک ہوں تو کہے فلاں بن فلاں کی طرف سے قبول فرما۔

☆ قربانی کا گوشت محلّہ والوں' پڑوسیوں' دوستوں' میں تقسیم کرے' ایک تہائی رشتہ داروں اور ایک تہائی غریبوں میں تقسیم کرے۔

☆ اگر کسی کو نہ دے سکا سب ہی رکھ لیا تب بھی مضائقہ نہیں۔

☆ قربانی کا گوشت غیر مسلموں کو دے سکتا ہے۔

☆ قربانی کی کھال کی قیمت قصائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔

☆ قربانی کی کھال کی قیمت مسجد کی مرمت' مسجد کے امام یا موذن یا خادموں کی تنخواہوں میں دینا درست نہیں۔

☆ مدارس اسلامیہ کے غریب طلبہ پر خرچ کرنا افضل ہے کہ اس میں صدقہ کا ثواب ہے اور علم دین کی اشاعت وخدمت کا بھی ثواب ملتا ہے۔

☆ قربانی کی رسی وغیرہ سب چیزیں خیرات کردینا چاہئے۔

☆ جس نے قربانی کی منت مانی پھر وہ کام پورا ہوگیا تو اب قربانی کرنا واجب ہوگیا چاہے مالدار ہو یا نہ ہو اور اس کا گوشت سارا فقیروں پر خرچ کردینا چاہئے۔

☆ قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔ اسی طرح اجرت میں دینا بھی جائز نہیں۔

☆ قربانی کا گوشت پورا رکھ لینا یا کباب بنا کر رکھ لینا بھی درست ہے۔

☆ سنت یہ ہے کہ نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھائے اور قربانی کرنے کے بعد اپنی اس قربانی کے جانور میں سے گوشت کھائے۔

☆ ذبح سے پہلے دعا اور نیت کا زبان سے پڑھنا ضروری نہیں۔

☆ البتہ افضل یہ ہے کہ الفاظ دعا اور زبان سے نیت ادا کر ڈالے اگر دعا یاد نہ ہو تو دل میں نیت کرے کہ میں قربانی کر رہا ہوں۔ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کردے۔

☆ تمام شرکاء بلا تقسیم کرنے پر رضامند ہوگئے تو اب تقسیم کئے بغیر حسب ضرورت لیجانا درست ہے۔

☆ قربانی کرنے والے شخص کو اگر حجامت بنوائے ہوئے ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں چالیس روز نہ گزرے ہوں تو مستحب ہے کہ بعد قربانی بال اور ناخن وغیرہ کترو الے یعنی باعث ثواب ہے لیکن اگر بال بنوالے اور ناخن کتروالے تو کچھ گناہ نہیں۔

ایام تشریق

تکبیر تشریق ذی الحجہ کی ۹/ تاریخ نماز فجر کے بعد سے شروع ہوکر ۱۳/ تاریخ نماز عصر تک ہر مکلّف مرد عورت پر واجب ہے ہر نماز فرض کے بعد خواہ وہ مسافر ہو یا

مقیم ہو، شہری ہو یا غیر شہری ہو امام ہو یا مقتدی ہو منفرد ہو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے یا بغیر جماعت کے یہ تکبیر ایک مرتبہ فی الفور فرض نماز کا سلام پھیرنے کے بعد مرد کو بلند آواز سے اور عورت کو آہستگی کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

آداب قربانی

☆ اگر ہو سکے تو ذبح کرنے سے چند روز پہلے لے کر جانور کو رکھے، کھلا پلا کر تیار کرے۔

☆ رو بہ قبلہ کھڑا ہو۔

☆ ذبح سے پہلے چھری تیز کر لے۔

☆ جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی کھال نہ اتارے۔

☆ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے۔

☆ قربانی کے جانور کو قبلہ رخ لٹائے۔

☆ کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

☆ جانور کی گردن پر چار رگیں ہوتی ہیں ان میں سے تین رگوں کا کٹ جانا ضروری ہے۔

☆ اگر صرف دو کٹیں تو وہ جانور مردار ہو جائے گا۔

☆ جو لوگ قربانی کرتے ہیں ان کو چھری لگا کر علحدہ نہیں ہو جانا چاہئے۔ بلکہ پورے طور پر ذبح کرنا چاہئے۔

☆ اگر کسی نے قصداً اور ارادۃً بسم اللہ اللہ اکبر کہنا چھوڑ دیا تو جانور حرام ہو گیا۔

☆ لیکن اگرارادہ تھامگر ذبح کرتے وقت بھول گیاتو پھر جانور حرام نہیں ہوگا۔

☆ جب تک جانور کی جان نہ نکل جائے اس کی کھال نہ کھینچی جائے نہ اس کا گلا کاٹا جائے نہ اس کو تڑپنے کے لئے چھوڑ دیا جائے بلکہ اس کو پکڑے رہنا چاہئے۔

☆ ذبح کرنے میں کسی پرندہ یا مرغ وغیرہ کی گردن کٹ کر علحدہ ہوجائے تو وہ اس سے حرام نہیں ہوتا مگر قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے۔

☆ مسلمان مرد ذبح کرے تب بھی جائز ہے۔

☆ اور مسلمان عورت ذبح کرے تب بھی جائز ہے۔

☆ غیر مسلم کا ذبیحہ حرام ہے۔

☆ موجودہ زمانہ کے یہودیوں اور عیسائیوں کا ذبیحہ ناجائز ہے۔

☆ قصاب کو بطور مزدوری کے قربانی میں سے کچھ گوشت وغیرہ دینا جائز نہیں۔

☆ ایسے دبلے جانور کی قربانی بھی جائز نہیں جس کی ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو۔

☆ بچہ والی، دودھ نہ دینے والی کھانسی کے مرض والی زیادہ عمر والی، بے دانت جانور کی قربانی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ان عیوب سے پاک ہو۔

☆ قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں ہے۔

☆ اگر کسی نے دودھ نکالا یا بال کاٹا تو دودھ اور بال یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

☆ حلال جانوروں کے سات اعضا کا کھانا حرام ہے۔

(۱) بہتا خون (۲) عضوئے تناسل (۳) خصیئے (۴) غدود (۵) پیشاب کی تھیلی (۶) پتہ (۷) ریڑھ کی ہڈی کے درمیان کا مغز جسے حرام مغز کہتے ہیں۔

☆ چرم قربانی یا اس کی قیمت مسجدوں، مدرسوں اور دواخانوں کی تعمیر ومرمت کے لئے دینا جائز نہیں کسی مستحق کو یہ خیرات دیدے۔

طریقہ قربانی اور دعاء قربانی

قربانی کا طریقہ یہ ہے کہ جانور اس طرح لٹائے کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو پھر یہ دعا پڑھے۔

اِنّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

میں سب سے کٹ کر اپنی توجہ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، میرا حج، اور ساری عبادتیں اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ کیلئے ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ تیرا ہی عطیہ ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔

نوٹ:- اگر دوسرے کی طرف سے قربانی دی جا رہی ہو تو منی کے بجائے من کہہ کر صاحب قربانی کا نام کہے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھری گردن پر پھیر کر ذبح کردے اس کے بعد اس طرح دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا السَّلام ۔اے اللہ اسے میری طرف سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے قبول فرمایا تھا۔

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ میں نمازاور قربانی کا واضح حکم ہے۔مخصوص دنوں میں قربانی ایک اہم عبادت اور اسلامی شعائر میں سے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی قربانی دی جاتی تھی مگر جہالت کی وجہ سے وہ لوگ قربانیاں بتوں کے ناموں سے کرتے تھے۔ اللہ نے بتایا کہ قربانی صرف اللہ کیلئے اور اللہ کو راضی کرنے کیلئے کی جاتی ہے۔ جیسے نماز عبادت ہے، روزہ عبادت ہے، حج عبادت ہے، دعا عبادت ہے، نذر عبادت ہے اسی طرح قربانی بھی عبادات میں سے ہے۔ اور اسلامی تعلیمات کو گہرائی سے پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام کے مزاج ہی میں قربانی کی تعلیم ہے تمام شعائر اسلامیہ میں اس قربانی کی جھلک نظر آئے گی نماز کیلئے وقت اور کام دونوں کی قربانی دینی پڑتی ہے اور روزے کیلئے نینداور جسمانی تقاضوں اور ضروریات زندگی کو ایک خاص حد تک قربانی دینی پڑتی ہے۔ مال کو راہ حق میں رضائے الٰہی کیلئے قربان کرنا پڑتا ہے۔

زکوٰۃ میں مال کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ حج میں وقت کی، کاروبار کی، مال کی، جذبات کی، ہر طرح کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ جہاد میں جانی و مالی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اسی طرح غور کرنے پر بہت سی باتیں سمجھ میں آجاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احکام الٰہیہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

.....☆☆☆☆☆.....